بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 16 جولائی 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر جاری ہے۔ آپ کا عرصۂ خلافت تقریباً ساڑھے دس سال کا تھا جس دوران بہت سے علاقہ جات اسلامی حکومت نے فتح کئے۔ مثلاً شام، مصر، ایران، عراق، آرمینیہ وغیرہ۔ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوج کے ہمراہ بھی جایا کرتے تھے لیکن باقاعدہ لڑائی میں شامل نہ ہوتے تھے۔ آپ فوج کے کمانڈر کے ذریعہ ہدایات دیا کرتے تھے۔ اسی طرح خطوط کے ذریعہ فوج سے رابطہ میں رہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنی نمازوں میں ان کی فتح کیلئے بہت دعا کرتا ہوں۔

تاریخ میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایرانیوں سے ایک جنگ کے دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے۔ آپ نے حضرت عمر کو بلایا اور ان کو اپنی جلد وفات کی خبر سنائی اور ہدایت دی کہ ان کی وفات کے بعد جہاد میں کسی قسم کا رخنہ نہیں آنا چاہئے بلکہ حضرت عمر کو لوگوں کو جہاد کیلئے نصیحت کرنی چاہئے۔ پس ایسا ہی ہوا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر نے اس مقصد کیلئے ایک پُرجوش تقریر فرمائی جس کے بعد ہزار لوگوں نے اپنے آپکو اس مشن کیلئے پیش کیا۔ عراق پہنچنے تک مسلمانوں کی تعداد ۵ ہزار سے تجاوز کر گئی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳ ہجری میں ہونے والی جنگِ نمارق کا ذکر فرمایا۔ اس جنگ میں ایرانی سپہ سالار جابان کو قید کر لیا گیا لیکن چونکہ اس کو قید کرنے والا اس کو نہیں جانتا تھا اس لئے کچھ معاوضہ کے بعد اس کو رہا کر دیا گیا۔ کچھ دیر بعد جابان پھر قید کر لیا گیا۔ اس وقت مسلمانوں کے سپہ سالار حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ تھے۔ جب آپکو علم ہوا کہ اس سے ایک مرتبہ معاوضہ لیا جا چکا

ہے تو آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ اس کو پھر قید میں رکھا جائے۔ چنانچہ اس کو رہا کر دیا گیا۔ اس سے مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاقی معیار کا اندازہ ہوتا ہے۔

۱۳ ہجری میں ہی جنگِ جسر بھی واقع ہوئی جس میں مسلمانوں نے ایرانیوں کو شکست دی۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰ ہزار جبکہ ایرانی اس سے بھی بہت زیادہ تعداد میں تھے۔ اس جنگ میں ایک دریا کی وجہ سے کچھ التوا پیدا ہوا جس کو عبور کرنے کیلئے ایک پُل بنایا گیا جس کی وجہ سے اس جنگ کا نام جسر ہے۔ مسلمانوں کو فتح یاب دیکھتے ہوئے ایرانی کمانڈر نے ہاتھیوں کا استعمال کیا جس کی وجہ سے مسلمان فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ مزید ایرانی حملوں کے باعث بہت سے مسلمان کمانڈر شہید ہوئے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے مدینہ کے لوگوں کو جمع کیا اور خود جنگ میں جانے کا اعلان فرمایا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس کے خلاف مشورہ دیا جس کے باعث آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس جنگ میں ایک فوج کے ہمراہ روانہ فرمایا۔

آخر میں حضورِ انور نے مندرجہ ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ کا اعلان فرمایا۔ ۱۔ مکرم فتحی عبد السلام مبارک صاحب: آپ نے مصر میں احمدیت قبول کی اور لمبا عرصہ جماعتی کتب کے تراجم اور ایم ٹی اے اور دیگر ذرائع سے جماعت کی خدمت کی۔ آپ نے زندگی بھی وقف کی اور خلافت سے گہری محبت رکھتے تھے۔ ۲۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ ۳۔ مکرمہ سائرہ سلطان صاحبہ ۴۔ مکرمہ غسوان المازوانی صاحبہ۔